رپورٹ: محمد یاسین ظفر
مدیر تعلیم جامعہ سلفیہ

وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کی کابینہ و مجلس عاملہ کا مشترکہ اجلاس

دینی مدارس اسلام کے حقیقی ترجمان ہیں۔ ان کی آزادی پر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں۔ نصاب میں بقدرِ ضرورت تبدیلی ممکن ہے۔ بشرطیکہ مدارس کی اصل روح متاثر نہ ہو۔ علماء انبیاء کے اصل وارث ہیں۔ انہیں پورے خلوص سے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ (توحید آباد میں وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ سے قائدین کا خطاب)

یوں تو پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ایک تحریک چل رہی ہے۔ لیکن دین اسلام اور اس کے حاملین اس وقت ہدف پر ہیں۔ خاص طور پر سلفیت ان کے ادارے اور سلفی لوگ سب سے زیادہ نشانے پر ہیں۔ چونکہ یہی لوگ موجودہ مشکلات اور چیلنجز کا مقابلہ بڑی جرات کے ساتھ کر رہے ہیں اور وہ لوگ سلفیوں کو ہی اپنا مدمقابل سمجھتے ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ اسلام کی اصل شکل اور حقیقی اسلامی روح سلفی لوگوں کے پاس ہے اور وہی کتاب وسنت کے حاملین ہیں۔ ما انا علیہ واصحابی کی عملی تصویر بھی یہی لوگ ہیں۔

ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کے صدر علامہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے وفاق کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں کیا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ ہمارے دشمن یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ بنیاد پرست اصل میں سلفی لوگ ہیں۔ یہ دین کی اساس، کتاب وسنت کو چھوڑنے پر ہرگز آمادہ نہیں ہیں۔ ان کے بارے میں بڑے بڑے اداروں اور تھنک ٹینک نے تحریری رپورٹیں دی ہیں اور ان کی سوچ کے مطابق 9/11 کے اصل کردار بھی یہی لوگ ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ ان کا راستہ روکا جائے۔ اسی بات کو مدنظر رکھ کر انہوں نے مسلمانوں پر جنگیں مسلط کیں ہیں۔ انسانی اور اخلاقی قوانین کو پامال کیا ہے اور مسلمانوں کو خاک وخون میں نہلایا ہے۔ دوسری طرف انہوں نے طویل منصوبہ بندی کی ہے جس میں سب سے زیادہ اہمیت عقیدے اور نظریے کو دی ہے۔ چونکہ یہ کام تعلیمی اداروں میں ہوتا ہے لہٰذا ان اداروں پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں۔ سرکاری اداروں میں یہ کام حکومت کی سرپرستی میں بڑی آسانی سے ہو رہا ہے۔ نصاب میں بنیادی تبدیلیاں کی جا رہی ہیں، جبکہ دوسری جانب دینی مدارس ہیں، جو حکومت کی دست برد سے آزاد ہیں۔ اس کے باوجود مختلف حربے استعمال کیے جا رہے ہیں جن میں امدادی رقوم اور غیر ملکی دورے بھی شامل ہیں۔ بیرونی دوروں میں حرج نہیں، لیکن اس موقعہ پر اپنا اصل موقف بیان کرنا چاہیے جبکہ حکومت بھی مدارس کے نصاب میں اعتدال پسندی اور روشن خیالی لانا چاہتی ہے۔ لیکن مدارس کے نصاب

ـ اُن کی رسائی نہیں ہے اور اہل مدارس نے اب تک بڑی ثابت قدمی سے مقابلہ کیا ہے۔ یہی مدارس اسلام کے حقیقی ترجمان ہیں۔ جن کی حریت اور آزادی پر سمجھوتہ ممکن نہیں ہے۔

آپ نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مدارس کی اصل روح کو متاثر کیے بغیر اس نصاب میں بقدر ضرورت تبدیلی ممکن ہے۔ چونکہ یہ دور تخصصات کا ہے لہٰذا اگر کوئی خاص موضوع پر مزید علم حاصل کرنا چاہے تو اس کے لیے علم کے دروازے کھلے ہیں۔ آپ نے تمام شرکاء کو مدارس کی بہتری کے لیے تعاون کرنے اور قابل عمل تجاویز مرتب کرنے کے لیے کہا۔

اس موقعہ پر سرپرست وفاق المدارس السلفیہ مولانا معین الدین لکھوی نے بھی علماء سے خطاب کیا اور فرمایا کہ علماء انبیاء کرام کے اصل وارث ہیں۔ انہیں موجود حالات میں وہی کردار ادا کرنا ہے جو انبیاء کرام کا تھا۔ دین کی حفاظت کے ساتھ اس کی تعلیم اور تبلیغ میں پُر خلوص محنت کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اس کام کے لیے توفیق اور ہدایت طلب کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بغیر یہ کام جاری رکھنا ممکن نہیں۔

اس موقعہ پر ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث نے فرمایا کہ ہم مدارس کی تعمیر و ترقی اور اس کے معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے اور خصوصاً وفاق کے نصاب کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ماہرین تعلیم اور ممتاز اساتذہ اور علماء سے مشورہ کریں گے اور ایک ایسا نصاب مرتب کریں گے جس سے انقلابی تبدیلی رونما ہو۔

وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ میاں نعیم الرحمٰن نے تمام شرکاء پر زور دیا کہ وہ وفاق المدارس کے نظام اور نصاب پر سختی سے عمل کریں اور انہوں نے تجویز کیا کہ جو طلبہ اور طالبات وفاق کے سالانہ امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور سالانہ تقریب منعقد کی جائے اور انعامات سے نوازا جائے۔ جس کے لیے موصوف نے مبلغ ایک ۔۔۔ روپے سالانہ دینے کا اعلان کیا۔

صدر وفاق المدارس علامہ پروفیسر ساجد میر نے میاں نعیم الرحمٰن کے نیک جذبات پر خصوصی شکریہ ادا کیا، نیز اجلاس میں شریک ہونے والے تمام علماء کی مہمان نوازی کرنے اور پُر تکلف ظہرانہ کا اہتمام کرنے پر بھی شکریہ ادا کیا۔

اجلاس میں بالاتفاق کیے گئے فیصلوں سے مدارس کو براہِ راست آگاہ کیا جائے گا۔ مولانا معین الدین لکھوی کی دعا سے اجلاس برخاست ہوا۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاؤں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا!
تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا وہ ناپائیدار ہو گا